غزلیں

ڈاکٹر شمیم دیوبندی

○

زباں پر شکوۂ جور و ستم لانے سے کیا حاصل
جو شعلے بجھ گئے ہیں ان کو بھڑکانے سے کیا حاصل

خطا سے کون خالی ہے کمی کس میں نہیں ہوتی
تعاقب میں کسی کے دور تک جانے سے کیا حاصل

کسے فرصت ہے اب چارہ گری کو کون آئے گا
کسی کو اپنے دل کے زخم دکھلانے سے کیا حاصل

کمی کا جائزہ خود لے لیا جائے یہ بہتر ہے
کسی کو موردِ الزام ٹھہرانے سے کیا حاصل

جہاں تک ہوسکے پھیلاؤ مل کر پیار کی خوشبو
فضا میں نفرتوں کا زہر پھیلانے سے کیا حاصل

شمیم خوش نوا خاموش کیوں ہو بے خودی کیسی
کسی کی یاد میں اس درجہ کھو جانے سے کیا حاصل

فیض کلینک، 326/5، لال مسجد، دیوبند، سہارنپور۔ 24554

امیر امروہوی

○

صداقتوں کے حوالوں سے فیضیاب ہوں میں
جہاں سے چاہے مجھے پڑھ کھلی کتاب ہوں میں

خود اپنی ذات پہ نوحہ کناں ہیں تارِ نفس
شکستہ ساز جسے کہئے وہ رباب ہوں میں

ورق ورق ہے معطّر مشامِ ہستی کا
کتابِ عشق میں رکھا ہوا گلاب ہوں میں

ہر ایک ظلم و تشدّد کا میں ہوں پروردہ
ہر ایک ظلم و تشدّد کا سدِ باب ہوں میں

غم و خوشی سے مزین ہے یہ وجود امیر
غموں کے ساتھ خوشی کو بھی دستیاب ہوں میں

B-97، تیسری منزل، نیوسیلم پور، دہلی، موبائل: 9136138892